مولانا مدرار اللہ صاحب مدرار نقشبندی

قسطِ پنجم

پرویز منکرِ حدیث ہے یا منکرِ قرآن؟

ایک تنقیدی جائزہ

قرآن کا معاشی نظام اور کمیونزم

پرویز کی ساری زندگی اور جد و جہد کا مقصدِ وحید ہی یہ ہے کہ قرآن سے کمیونزم کی تائید کرائی جائے اور قرآن کو معاذ اللہ کمیونزم کا آلہ کار ثابت کیا جائے۔ پرویز کہتا ہے کہ دنیا میں صحیح قرآنی اور اسلامی حکومت وہی ہوگی جو کمیونزم کو اپنے کلیات و جزئیات کے ساتھ نافذ کرے۔ جب کہ کمیونزم قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کی ضد ہے۔ اس کے اس دعوے کا صاف مطلب یہ ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہدِ رسالت میں جو حکومتِ الٰہیہ قائم کی تھی اس پر اور خلفائے راشدین کی قائم کردہ خلافتِ راشدہ پر قرآنی اور اسلامی حکومت کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں میں کمیونسٹ نظام نافذ نہیں تھا۔

گذشتہ قسط چہارم کے پیراگراف ۴۳ - اور ۴۴ میں اسلامی نظام اور اسلامی دور کے بارے میں پرویز نے صاف اور واشگاف الفاظ میں کہا تھا کہ :-

"اسلامی نظام چند دنوں کے لئے قائم ہوا۔ اس کے بعد ختم ہو گیا۔ اگر یہ نظام صداقت پر مبنی تھا اور اس میں آگے بڑھنے کی صلاحیت تھی تو یہ ہمیشہ کے لئے کیوں قائم نہ رہا۔ اور آج تک کہیں بھی قائم نہیں ہوا۔"

اور اسلام کے دورِ اول کو جو بہمہ وجوہ ایک مثالی اور مقدس دور تھا معاذ اللہ "دورِ وحشت کہا تھا۔"

کمیونزم کی اساس | کمیونزم اس پر قائم ہے کہ زمین اور تمام وسائل پیداوار کو بہ جبر قومی اور سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ مثلاً جملہ کارخانے، زراعت اور تجارت چھوٹے بڑے ادارے، مویشی حتیٰ کہ بچے بھی معاشرے کی دولت ہوں گے۔ والدین کی ذاتی دولت نہیں۔ غرض کہ کمیونزم زمین اور تمام وسائل پیداوار کی اجتماعی

ملکیت کا نام ہے جب کہ اسلام تمام انسانوں کے اموال اور جائیدادوں کی حفاظت اور ان میں ہر ناجائز تصرف کرنے کی مخالفت کرتا ہے۔ اور زمین کی انفرادی ملکیت کا قائل ہے۔ اسلام فرد اور جماعت دونوں کے مصالح ومفادات کی پوری رعایت ملحوظ رکھتے ہوئے اس سلسلے میں ایک موزوں ومناسب درمیانی راہ اختیار کرتا ہے جس میں نہ تو فرد کی حق تلفی ہوتی ہے اور نہ جماعت کے مفاد کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ بہرحال اسلام از روئے قرآن وسنت اس بات کو غلط قرار دیتا ہے کہ بغیر کسی اجتماعی ضرورت کے اور بغیر پورا معاوضہ دئے ہوئے کسی کی ملکیت چھین لی جائے۔ قومی ملکیت کے نام سے لوگوں کی انفرادی ملکیتوں اور نجی جائیدادوں پر جبر و زبردستی سے قبضہ جما لینا کمیونزم کا پیدا کردہ تصور ہے قرآن کا نہیں۔

پرویز کمیونزم کا نام لئے بغیر اس کے پیش کردہ نظام کو من وعن قبول کرتا ہے۔ اور اسی نظام کو قرآن سے من مانی تاویلات کے ذریعے ثابت کرنے کے لئے اپنی پوری قوتیں صرف کی ہیں۔ اور بقول علامہ اقبال ع

تاویل سے قرآن کو بنا دیتے پاژند

اس نے قرآنی آیات کو اپنی باطل تاویلات کے ذریعے نہایت بے دردی سے مسخ کر دیا ہے۔

اب ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں پرویز کی کتابوں سے چند اندراجات پیش کرتے ہیں جن سے اس کے اشتراکی عقائد ونظریات کا بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔ ان اندراجات پر ہم اپنا تبصرہ بھی کریں گے۔

قرآن کی رو سے زمین کی ذاتی ملکیت جائز نہیں

۴۵۔ رزق کا بنیادی سرچشمہ زمین ہے۔ جسے انسانوں کے لئے سامانِ زیست مہیا کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔ اس لئے اس پر کسی کی ذاتی ملکیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے زمین کو خاص طور پر "ارض اللہ" (۷/۷۳) یعنی خدا کی زمین کہا ہے اور اس کی تصریح بھی کر دی ہے۔ کہ:۔

خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (۲/۲۹) یعنی زمین پر کسی کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ (کتاب التقدیر ص ۲۸۲)

مذکورہ عبارت میں جن دو آیتوں کا حوالہ دیا گیا ہے ان کا زمین کی ذاتی ملکیت کے عدم جواز سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ پہلی آیت سورہ ہود کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ
وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ

ترجمہ۔ اے میری قوم یہ اونٹنی اللہ کی ہے اور تمہارے حق میں ایک نشان۔ اسے چھوڑے رہو کہ اللہ کی زمین پر چرتی کھاتی پھرے۔ اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگاؤ۔ ورنہ تم کو قریبی عذاب آپکڑے گا۔

اس آیت میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم اللہ کی اونٹنی کو زمین پہ کھلا چھوڑ دو۔ کہ اللہ کی زمین میں گھاس چارہ کھاتی پھرے اور اپنی باری کے دن پانی پیتی رہے۔

ظاہر ہے کہ اس آیت کا زمین کی ذاتی ملکیت کے عدم جواز سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ از روئے استنباط اس آیت سے صرف یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ گھاس اور پانی پر کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوسکتی اور سب لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے میں شریک ہیں۔ نبی علیہ السلام نے ان دونوں یعنی گھاس اور پانی کے ساتھ آگ کو بھی شامل کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان تین چیزوں میں سب لوگ شریک ہیں۔

یعنی پانی، گھاس اور آگ۔

حدیث مبارک کے الفاظ یہ ہیں۔

النّاس شرکاءُ فی ثلاث فی الماءِ والکلاءِ والنّار (مصابیح السنۃ)

اب اس آیت میں لفظ "ارض اللہ" سے پرویز نے یہ مطلب لیا ہے کہ زمین خدا کی ہے جس پر کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوسکتی۔ لیکن یہ مطلب سراسر لغو اور باطل ہے۔

یہاں یہ واضح رہے کہ صالح علیہ السلام کی قوم کے مطالبے پر اس اونٹنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک پہاڑ کی چٹان شق کرکے ظاہر فرما دیا تھا۔ مگر وہ اس معجزہ پر بھی ایمان نہیں لائے اور اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے ان کو پکڑ لیا اور ایک سخت ہیبت ناک آواز کے ذریعے پوری قوم کو ہلاک کردیا۔

پرویز نے اپنی عبارت میں دوسری آیت یہ پیش کی ہے۔

خَلَقَ لَکُم مَّا فِی الاَرضِ جَمِیعًا ط

اور اس کے معنی یہ کئے ہیں ـــ "زمین پر کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوسکتی"

حالاں کہ اس آیت کا واضح مطلب یہ ہے کہ زمین کے تمام ذرائع پیداوار سے استفادہ کرنا تمام انسانوں کا حق ہے اور کسی ایک طبقے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں کو محروم کرکے تمام ذرائع پیداوار پہ زبردستی قبضہ کرے۔ ہر انسان اپنی فطری قوت وصلاحیت اور فکر و عمل سے رزق حلال کا اکتساب کرکے حدود شریعت کے اندر اپنی شخصی اور ذاتی ملکیت میں اضافہ کرسکتا ہے اور مال و سرمایہ کا تفاوت فطرت و حکمت کے عین مطابق ہے۔ نص قرآنی ہے۔

نَحنُ قَسَمنَا بَینَھُم مَّعِیشَتَھُم فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیَا وَرَفَعنَا بَعضَھُم فَوقَ بَعضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعضُھُم بَعضًا سُخرِیًّا ط (۳۲/۴۳)

ہم نے فطرتاً اکتساب معیشت کی قوتیں انسانوں میں تقسیم کی ہیں اور ان میں اونچ نیچ رکھی ہے تاکہ ایک

دوسرے سے کام لے سکیں۔ بیضاوی لکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کو اپنے کاموں کے لئے استعمال کرسکیں اور ان میں الفت اور نظم قائم ہو تاکہ نظام عالم درست رہ سکے۔

جب کہ کمیونزم اور اشتراکیت کی اساس طبقات انسانی کی تفریق اور کشمکش پر قائم ہے۔ اور نظام عالم کی درستی کی بجائے اس کی قوائے فکریہ وعملیہ طبقاتی جدال وقتال کے لئے صرف ہو رہی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کمیونزم براہ راست اسلام اور انسانی فطرت کے خلاف برسرپیکار رہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ روس میں اشتراکی انقلاب کے ذریعے انفرادی ملکیتوں کو ختم کرنے اور نجی جائیدادوں کو بالجبر اپنے قبضے میں لینے کے لئے کروڑوں روسیوں کا خون بہایا جن میں مسلمان بھی شریک تھے۔

پرویز نجی جائیدادوں اور انفرادی ملکیتوں کو ختم کرنے کے جو خواب دیکھ رہا ہے وہ بڑے بھیانک ہیں اور ان کی عملی تعبیر لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے کشت وخون اور ہلاکت وبربادی کی صورت میں مجسم نظر آرہی ہے۔

حادثہ وہ کہ ابھی گردش افلاک میں ہے
عکس اس کا مرے آئینۂ ادراک میں ہے

زمین پر ذاتی ملکیت کا سوال | ۴۶۔ زمین ذریعہ رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہوا، پانی، بارش کی طرح نوع انسانی کی پرورش کے لئے بلا مزد وبلا معاوضہ عطا کیا ہے اس پر ذاتی ملکیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یہ امت کی تحویل میں رہے گی۔ تاکہ وہ اس سے تمام افراد کو رزق پہنچانے کا انتظام کرے۔ زمین سے مراد ہے ہر وہ چیز جو زمین سے برآمد ہو۔ اس میں اناج اور مصنوعات کے لئے خام مسالہ سب آجاتے ہیں۔

ب۔ اس نظام میں کسی کے پاس ضرورت سے زیادہ دولت نہیں رہ سکتی۔ اس لئے افراد کے لئے جائیدادیں کھڑی کرنے یا ویسے ہی روپیہ جمع کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

د۔ حتیٰ کہ اس میں انفرادی تجارت کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس میں دکاندار اشیائے ضرورت تقسیم کرنے کی ایجنسی ہوگا۔ اس سے نفع اندوزی کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا۔ اس کی محنت کا معاوضہ نظام کی طرف سے ملے گا۔ (قرآنی فیصلے ج ۳ ص ۵۵)

پہلے پرویز نے ہمیں یہ کہا تھا کہ زمین کی ذاتی ملکیت جائز نہیں اور اس عبارت نے ہمیں چند باتیں اور بھی بتائیں۔

اولاً۔ زمین سے جو چیز برآمد ہو اس کو شخصی قبضے میں رکھنا جائز نہیں۔
ثانیاً۔ ضرورت سے زیادہ دولت نہیں رکھی جاسکتی۔

ثالثاً۔ افراد کو جائیدادیں خریدنے اور روپیہ جمع کرنے کا حق نہیں۔

رابعاً۔ انفرادی تجارت ممنوع ہے۔

خامساً۔ دکاندار اشیائے ضرورت کے نفع نقصان کا مالک نہ ہوگا بلکہ اس کو صرف محنت کا معاوضہ ملے گا۔

پرویز کی یہ تصریحات قرآنی نصوص کے قطعی خلاف ہیں۔ قرآن معاشرے کے ہر فرد کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یہ حق دیتا ہے کہ کسب وعمل کے ذریعے انہوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کا حق ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ (النساء ۳۲)

یعنی مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے اس میں سے جو وہ کمائیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ فرد اپنی کمائی کا آپ مالک ہے۔ اور یہ کمائی خواہ نقد کی صورت میں ہو۔ یا جنس کی صورت میں۔ کسی نظام کو اس غاصبانہ قبضہ کا حق حاصل نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ فرد کی کمائی پر اسلام نے کچھ حدود و فرائض عائد کئے ہیں۔ نقد کی صورت میں بصورت نصاب نفلی صدقات کے علاوہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ فرض ہے جو حاجت مندوں کا حق ہے۔ اور اناج کی صورت میں عشر فرض ہے۔ اور مویشیوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہے جب کہ انفرادی تجارت بھی قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ (النساء ۲۹)

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔

اس آیت میں تمام انسانوں کے اموال اور جائیدادوں کی حفاظت اور ان میں ہر نا جائز تصرف کرنے کی مخالفت کا بیان ہے۔ مذکورہ آیت کی رو سے نہ کسی فرد اور نہ حکومت کو یہ اجازت ہے کہ وہ افراد کی انفرادی ملکیتوں پر جبر و زبردستی یا دھوکہ اور فریب سے قبضہ جمائیں یا مناسب معاوضہ دئے بغیر انہیں قومی ملکیت میں لیا جائے اور جائز صورتوں میں ایک صورت تجارت کی ہے جو فریقین باہمی رضامندی سے خرید و فروخت کے ذریعے ایک دوسرے کا مال حاصل کریں۔ پھر تجارت کے معنی عام طور پر بیع و شراء یعنی خرید و فروخت کے لئے جاتے ہیں۔ مگر تفسیر مظہری میں اجارہ یعنی ملازمت و مزدوری اور کرایہ کے معاملات بھی تجارت میں داخل قرار دیا ہے۔ کیونکہ بیع میں تو مال کے بدلے مال حاصل کیا جاتا ہے اور اجارہ میں محنت و خدمت کے بدلے مال حاصل کیا جاتا ہے۔ لفظ تجارت ان دونوں کو حاوی ہے۔ احادیث میں تجارت کا نہ صرف جواز بلکہ فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ (ترمذی)

ترجمہ۔ سچا تاجر جو امانت دار ہو وہ انبیاء اور صدیقین اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

قرآن و حدیث کی ان تصریحات کے پیش نظر بآسانی یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ زمین اور ذرائع پیداوار میں انفرادی تجارت بھی شامل ہے کے بارے میں پرویز کے دعاوی کس قدر لغو اور باطل ہیں۔

قرآن کی رو سے زمین کی انفرادی ملکیت

۴۷۔ انفرادی مفاد سے مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص ذاتی سرمایہ لگا کر کوئی کاروبار کرے۔ اور اس کاروبار کے منافع کا مالک سمجھا جائے۔ اس سوال کے جواب کے لئے روپیہ کے متعلق قرآن کا نظریہ سامنے رکھئے بات خود بخود صاف ہو جائے گی قرآن کی رو سے۔

(الف) زمین کی انفرادی ملکیت جائز نہیں اس لئے فاضلہ روپیہ سے زمین نہیں خریدی جاسکتی۔

(ب) جب زمین نہیں خریدی جاسکتی تو ظاہر ہے جائیداد کی غرض سے مکانات بھی نہیں بنائے جا سکتے۔ قرآن کی رو سے معاشرہ پر لازم ہے کہ وہ تمام افراد کے لئے سکنی مکانات مہیا کرے۔ اس لحاظ سے بھی مکانات کرایہ پر دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ج۔ روپیہ کو جمع نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قرآن کی رُو سے چاندی اور سونے کا اکتناز منع ہے۔ (قرآنی فیصلے ج ۳۔ صفحہ ۱۲۱)

مذکورہ عبارت میں چار باتوں کا دعوٰی کیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ ذاتی کاروبار کے منافع کا مالک نہیں دوم یہ کہ کاروبار کے منافع سے زمین نہیں خریدی جاسکتی۔ سوم یہ کہ فاضلہ روپیہ سے مکانات بھی نہیں خریدے جا سکتے۔ اور یہ کہ کرایہ مکانات کا دینا، لینا سب جائز ہے۔ چہارم یہ کہ روپیہ جمع کرنا جائز نہیں۔

پرویز کی یہ سب باتیں لغو اور من گھڑت ہیں۔ اور قرآن سے ان کاروبار کا بھی تعلق نہیں۔ یہ سب باتیں اشتراکیت کے لٹریچر سے اخذ کی گئی ہیں۔ اور بڑے دجل وفریب سے قرآن کا لیبل چسپاں کیا گیا ہے۔

ہم نے ابھی ابھی مختلف آیات کریمہ کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ انفرادی تجارت جو ذاتی کاروبار کی ایک شاخ ہے۔ از روئے قرآن بالکل جائز اور مستحسن ہے اور اس منافع پر شرعی حدود و فرائض کے علاوہ کوئی خارجی پابندی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اس منافع اور فاضلہ روپیہ سے زمین خریدنا۔ مکانات بنوانا یا اور کوئی مباح کام کرنا سب جائز ہے۔ قرآن میں یہ کہیں نہیں آیا کہ فاضل دولت سے زمین یا مکانات نہیں خریدے جا سکتے۔ قرآن کی رو سے دولت کا وہ اکتناز ممنوع ہے جو قارون کی دولت کی طرح اس پر تالے لگے ہوئے ہوں۔ اور اس میں سے شرعی واجبات یعنی زکوٰۃ و عشر و دیگر صدقات ادا نہ کئے جاتے ہوں۔ قرآن چاہتا ہے کہ دولت کی گردش صرف مالداروں تک محدود نہ ہو۔ بلکہ اس سے معاشرے کے تمام افراد جن میں محتاج اور فقیر بھی شامل ہیں سب کے سب مستفید ہوں۔ (جاری ہے)